سخنان منظم و منظوم

ماہ آنکھوں کو نظر بھی آگیا — لیجئے ماہِ صفر بھی آگیا
اس مہینہ کا عجب انداز ہے — سوز بھی ہے ساتھ ہی میں ساز ہے
عقل انسانی جہاں پر دنگ ہے — کچھ عجب صفین کی بھی جنگ ہے
اک طرف ہے دین و دنیا کا امیں — اک طرف ہے دشمن دین مبیں
اک طرف اسلام ہی اسلام ہے — اک طرف مردود بد انجام ہے

آیا ہے اس ماہ میں ایسا امام — جس کا کاظم ہے لقب موسیٰؑ ہے نام
کیا مبارک ہے صفر کی ساتویں — ہے مدینہ پُر مسرت فرحگیں
ہے ولیمے کا بڑا ہی اہتمام — منتظم ہے صادق عالی مقام
اہل عرش و فرش ہیں تبریک گو — ہیں میسر راحتیں ہر ایک کو
گلشن زہراؑ ہوا ہے لالہ زار — گلشن ہستی میں آئی پھر بہار

ہے اسی میں آہ روز اربعیں — غش پہ غش کھاتے ہیں سجادؑ حزیں
آئے ہیں سب قید سے چھوٹے ہوئے — جیسے تارے عرش کے ٹوٹے ہوئے
پیٹ کر سر روتے ہیں اہل حرم — عابدؑ و باقرؑ ہیں نذر درد و غم

جاں بلب ہیں زینبؑ و کلثومؑ بھی سب ہی ہیں ناچار اور مظلوم بھی
ابن عبداللہ، جابر آگیا قبر شہہ کا پہلا زائر آگیا
نالوں سے میدان ہے گونجا ہوا ذرہ ذرہ جیسے ہے رویا ہوا

اہل حق کل بھی تھے مظلوم الم اہل حق اب بھی ہیں محصور ستم
ہیں یزیدی آج بھی ہر جا اڑے جو خدا والوں کو ہیں گھیرے ہوئے
اب یزید نو بُشِ شیطان ہے آج جو ظلم و ستم کی جان ہے
کتنے شہروں کو کیا جس نے تباہ نام جس کی زندگی کا ہے گناہ
چاہتا ہے وہ خدا بن کر رہے سب ہوں چھوٹے وہ بڑا بن کر رہے
بیشتر حکام ہیں اس کے غلام چھایا ہے دنیا پہ وہ ابن الحرام
کربلائی جتنے ہیں بیزار ہیں سامنے بُش کے ہیں آنکھیں چار ہیں
آ رہی ہے لو صدائے کربلا ہے ضروری پھر فضائے کربلا
ہر ڈگر کو اک حسینؑ چاہئے عہد حاضر کو خمینیؒ چاہئے

(ادارہ)